بسم اللہ الرحمن الرحیم

داڑھی کے خلال کا طریقہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ داڑھی کا خلال کیا ہوتا ہے؟ نیز اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب

داڑھی کے خلال سے مراد یہ ہے کہ پانی سے تر انگلیاں داڑھی کے ان بالوں میں داخل کی جائیں جو چہرے کی حد سے خارج اور لٹکے ہوتے ہیں۔ پانی سے تر انگلیاں داڑھی کے بالوں میں داخل کر لینے سے داڑھی کا خلال ہو جائے گا، اور اتنے عمل سے ہی سنت ادا ہو جائے گی۔ چاہے اس کی کیفیت اور طریقہ کچھ بھی اختیار کیا جائے۔ البتہ علمائے کرام نے اس کا بہتر طریقہ یہ بتایا ہے کہ داڑھی کے نیچے کی جانب سے سیدھے ہاتھ کی انگلیاں داڑھی کے بالوں میں کنگھی کی طرح داخل کر کے اوپر باہر کی جانب لائی جائیں اور یہ عمل کرتے ہوئے ہاتھ کی پشت گلے کی جانب ہو اور ہتھیلی باہر کی جانب ہو۔

بنایہ میں ہے: ”وتفسيره أن يدخل أصابع يديه في خلل اللحية وهي الفرج التي بين الشعر“ ترجمہ: اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو داڑھی کے بالوں کی کشادگی کے درمیان داخل کرنا خلال کہلاتا ہے۔ (البنایۃ، جلد 1، صفحہ 220، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حلبہ میں ہے: ”وصفة التخليل ان يدخل اصابع يده اليمنى من اسفلها فى خللها اى بين شعرها ليصل الماء الى باطنها قلت ويشهد له مافى سنن ابن ماجة بسند هو حجة عن ابن عمر، قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توضأ عرك عارضيه بعض العرك، ثم شبك لحيته بأصابع من تحتها“ ترجمہ: خلال کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کا داڑھی کے نیچے سے داڑھی کے بالوں کے درمیان داخل کرنا تاکہ اندرونی حصے تک پانی پہنچ جائے۔ میں کہتا ہوں: اس پر سنن ابن ماجہ کی وہ روایت شاہد ہے جو قابل حجت سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے تو اپنے رخساروں کو ہلکا ملتے پھر اپنی انگلیوں کو اپنی داڑھی کے بالوں میں نیچے کی طرف سے داخل کرتے۔ (حلبہ، جلد 01، صفحہ 65، مطبوعہ نوریہ رضویہ، لاھور)

در مختار اور رد المحتار میں ہے، وما بین الهلالین من الدر: ”(ويجعل ظهر كفه إلى عنقه) نقله العلامة نوح أفندي عن بعض الفضلاء بلفظ: وينبغي أن يجعل إلخ. وكتب في الهامش إنه الفاضل البرجندي. وقال في المنح: وكيفيته على وجه السنة أن يدخل أصابع اليد في فروجها التي بين شعراتها من أسفل إلى فوق بحيث يكون كف اليد لخارج وظهرها إلى المتوضئ“ ترجمہ: (داڑھی کا خلال یوں کرے کہ) اپنے ہاتھ کی پشت اپنی گردن کی طرف رکھے۔ اسے علامہ نوح آفندی نے بعض

فاضلین سے "وينبغي أن يجعل إلخ" کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے اور حاشیہ میں لکھا کہ یہ فاضل برجندی کا فرمان ہے اور منح میں فرمایا: اور خلال کی سنت کیفیت یہ ہے کہ ہاتھوں کی انگلیوں کو داڑھی کے بالوں میں موجود کشادگی میں نیچے کی طرف سے داخل کرے اور اوپر کی طرف لائے یوں کہ ہاتھ کی ہتھیلی سامنے کی طرف ہو اور اس کی پشت وضو کرنے والے کی طرف۔ (ردالمحتار، جلد 01، صفحہ 117، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ داڑھی کے خلال کا طریقہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یوں کہ اُنگلیوں کو گردن کی طرف سے داخِل کرے اور سامنے نکالے۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 295، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ایک حدیث کی تشریح میں نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طریقہ خلال کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "داہنے ہاتھ کی انگلیاں شریف ٹھوڑی کے نیچے سے داڑھی کی جڑمیں کنگھی کی طرح ڈال کر داڑھی کے نیچے لے جاتے تھے۔" (مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 289، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5355

تاریخ اجراء: 05 ربیع الاول 1448ھ/19 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net